سِجّیل
www.novelsclubb.com
ناولز کلب
از قلم فیاء بیگ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

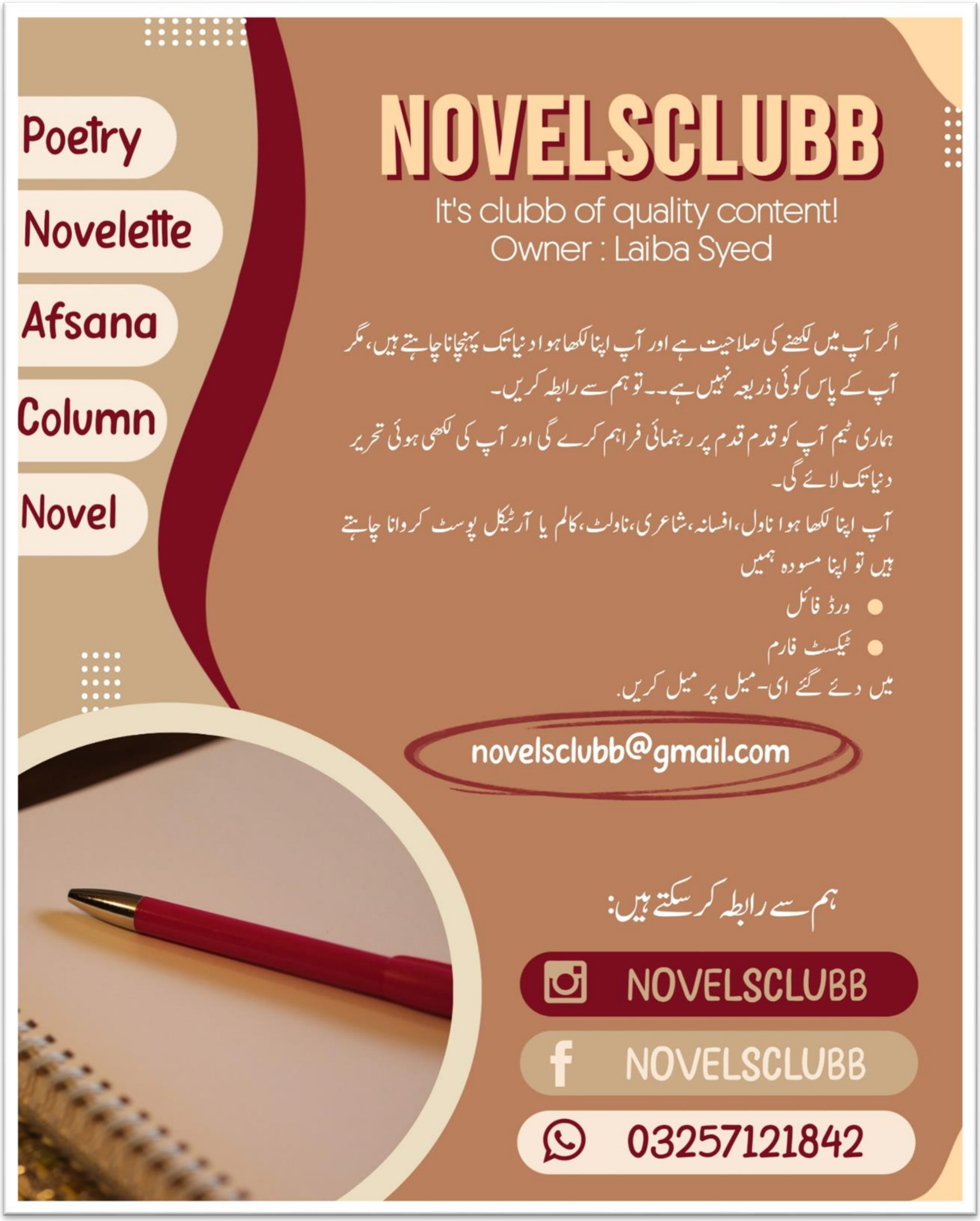
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سجیل

از قلم

فیاء بیگ

www.novelsclubb.com

"" سِجّیل ""

(ہر اس انسان کے لیے جو موو آن کرنا چاہتا ہے)

وقت ہے رات تین بجے کا اور منظر ہے لاہور کے ایک ایلیٹ کلاس ہوٹل کے کمرے کا۔ تہجد پڑھ کر جائے نماز اسنے صوفے پر رکھا اور بیڈ پر رکھے اپنے بیگ کو دیکھا۔ ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اسنے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے۔

وہ رات کو لاہور آئی تھی اور اب وہ جس کام کے لیے آئی تھی وہ کیے بغیر جا رہی تھی۔ بیگ کی زپ بند کرنے کے بعد وہ مڑی اور ساتھ رکھا ہینڈ بیگ اٹھایا۔ باہر بادلوں کے گرجنے کی آواز آ رہی تھی۔

وہ ایک ہفتے کے لیے آئی تھی اور اب چند گھنٹوں میں ہی واپس جا رہی تھی۔ وہ ہوٹل سے باہر آئی تو ہلکی ہلکی بارش شروع ہو رہی تھی۔

گاڑی کی کھڑکی سے باہر وہ بھیگتے لاہور کو دیکھ رہی تھی جورات کے اس پہر خاموش بھیگ رہا تھا۔یہ بیگھتی سڑکیں اسکی اذیتوں کی گواہ تھیں۔لاہور نے ہمشہ اسے ہرٹ کیا تھا۔آج کتنے سالوں بعد وہ اسے معاف کر کے اس شہر آئی تھی۔لیکن ایسے لگ رہا تھا ہر زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔میسج ٹون پر اسنے ساتھ رکھے موبائل کو دیکھا۔

تمہارے جانے پر لاہور بھی رو رہا ہے" میسج پڑھ کر وہ ایک دفعہ پھر باہر دیکھنے لگی۔میسج ٹون پھر" سے ہوئی پر اس بار اسنے نہیں دیکھا۔

جہاز کی ونڈو سے دور تک پھیلا لاہور اور اس کے گھر نظر آرہے تھے۔انہی گھروں میں کہی وہ بھی رہتا تھا وہ جسکو وہ آپنا ایک حصہ سمجھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

لوگ کہتے ہیں وقت کے ساتھ سب بھول جاتا ہے۔غلط کہتے ہیں۔دور اندر وہ آج بھی رہتا ہے۔ وہ وہاں ہمشہ رہنے والا تھا۔اسنے کرب سے آنکھیں بند کے سر سیٹ کی پشت پر ٹکا دیا۔جہاں کے چھت پر بارش کے قطروں کی آواز اسے اپنے سر پر ہتھوڑے کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔وہ بیگ سے پریرے میٹ لیتی فجر کی نماز کی لیے پریرے کارنر کی طرف بڑھ گئی۔

لاہور کے اندر وہ شخص ہے

جو میری آتی جاتی سانسیں ہے۔

یہ بارش اس کے گھر میں موجود

کیاریوں میں لگے سرخ گلاب کے

کھلتے پھول کو بھی بھگو رہی ہو گی۔

اور شاید اس چہرے کو بھی

جو مجھے اِس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے

وہ چہرا جو اس دنیا میں سب سے زیادہ پاک ہے۔

اوہ۔۔لاہور اوہ۔۔ بارش تم کتنے بخت والے ہو۔

****

www.novelsclubb.com

کیفے کے باہر لگے ٹیبلز میں سے قدرے ساٹیڈ پر رکھے کارنر ٹیبل پر وہ بیٹھی تھی۔ایک نظر سامنے اینٹون کی بنی روش پر ڈال کر اسنے بائیں ہاتھ میں پہنی واچ پر ٹائم دیکھا۔اور پھر سے واپس اینٹوں کی بنی روش کو دیکھا جو گلی کے اختتام پر دوسری گلی میں مڑ رہی تھی۔

اٹلی کی اس تنگ گلی میں بنے عام سے کیفے کے باہر وہ پچھلے دس منٹ سے بیٹھی تھی۔اسکی انگلیوں نے سامنے رکھے موبائل سے میسج ٹائپ کیا اور سینڈ کرنے کی بعد سامنے رکھے بلیو موجیٹو کو دیکھا۔جسے اسنے صرف آرڈر کیا تھا۔

پھر پاؤں کے ساتھ رکھے ہینڈ بیگ کو اٹھایا اور گلی کے اختتام کی طرف کو چل دی۔وائٹ سلٹ کے ساتھ کیمل

کلر کی بوہمیا سکرٹ پہنے اسکی ٹریک رائیل تھی۔ٹوءرسٹ کیمروں سے اٹلی کی گلیوں میں بکھری تاریخ کو سمیٹ رہے تھے۔اور انہی لوگوں میں اسے وہ چہرا نظر آیا مردوں کے جیسا عورت کا چہرا۔جسکا انتظار وہ پچھلے پندرہ منٹ سے کر رہی تھی۔دونوں کچھ بھی ظاہر کیے بغیر ایک دوسرے کے پیچھے چلنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

****

ائیر پورٹ سے وہ سیدھا گھر آئی تھی۔ماما پول سائیڈ پر بیٹھی تھیں۔یقیناً سن باتھ لے رہی تھیں۔ گاڑی کی آواز پر انہوں نے مڑ کر دیکھا تھا وہ بھی مسکراتے ہوئے انکی طرف ہی چلی آئی۔فل پیرٹ ڈریس پر وائٹ حجاب لپیٹے سلام لیتے وہ انکے سامنے رکھی چئیر پر بیٹھ گئی۔

"تم تو ایک ہفتے کے لیے نہیں تھی گئی؟"

یس بٹ ہمیشہ کی طرح لاہور میں چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں رک سکی۔"اسنے سورج کی" طرف دیکھتے آنکھیں بند کی۔سورج کی حرارت جیسے انگ انگ میں سکون دے گئی۔لاہور کی نسبت اسلام آباد میں سردی بڑھ گئی تھی۔

"تم کب بھولو گی وہ سب"

آپ یقیناً شکر کر رہی ہو گی کہ اب ہفتہ سکون رہے گا"اسنے سامنے رکھے جوس سے گلاس بھرا" اور چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگی۔

ائیر پورٹ پر peps سے مسئلہ تو نہیں ہوا"انہوں نے بھی خود ہی بات بدل دی۔"

نہیں شکر ہے اسی لیے میں ڈے فلائٹ نہیں لیتی۔"وہ جوس کا گلاس ختم کرتے اٹھ کھڑی " ہوئی تو رامین بھی منی ٹاول اٹھائے اندر آئی۔وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی جب انکی آواز پر رکی۔

یہ انویٹیشن کارڈ آیا ہے تمہارے نام سے مجھے تمہیں بتانا یاد نہیں رہا" انہوں نے ٹیبل پر رکھے " خوبصورت سے گرے کلر کے ڈیجیٹل کارڈ کو اسکی طرف بڑھایا۔

پلین گرے کلر کا کارڈ جس پر درمیاں میں لکھا تھا

"Engangment Invitation"

اور نیچے ایک بٹن تھا درمیاں میں جیسے آئی پیڈ کے ہوتا ہے۔وہ کارڈ دیکھنے میں آئی پیڈ جیسا ہی تھا۔اسنے بٹن دبایا تو گرے کلر سیاہ میں بدل گیا اور پھر اس کے دیکھتے ہی اس پر انوٹیشن ٹائپ ہونے لگا۔سب سے پہلے اسکا نام لکھا گیا تھا

"ڈیئر نور شرجیل!"اور اور پھر دلہے کا نام پڑھ کر پتا نہیں کیوں اسے اچھا نہیں لگا کہی دور "تکلیف ہوئی تھی پر دلہن کا نام پڑھ کر اسے یقین نہیں آیا تھا کہ وہ اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔

مجھے لگا تھا نور کہ تم اور۔۔"لیکن اسے ماما کی آواز نہیں تھی آرہی اسے اس کے کہے الفاظ یاد" آئے تھے۔

"یہ رنگ ہر رنگ کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔وہ اپنی سیاہ پینٹ پر انگلی پھیرتے کہنے لگا۔

سیاہ اندھیری رات کی طرح۔جو ہر گناہ اور نیکی کو اپنے اندر چھپا لیتی ہے مجھے لگتا ہے میں بہت" گہرا انسان ہوں بہت کچھ چھپا ہوا ہے مجھ میں یہ واحد رنگ ہے جو میری پرسنالٹی کو ڈیفائن کرتا "ہے۔لیکن ایک رنگ سیاہ نہیں چھپا سکتا

"کونسا؟"

"سفید۔۔اور مجھے لگتا ہے نور تم سفید ہو جسے میں چاہ کر بھی نہیں چھپا سکتا۔"

وہ ایک دم حال میں آئی تھی۔ ماما شاید ابھی بھی کچھ کہہ رہی تھی۔ اسنے کارڈ کے رنگ کو دیکھا پلین گرے کلر۔

" وہ اب سیاہ نہیں رہا ماما اور نہ میں سفید ہم دونوں گرے ہو چکے ہیں"

اتنا کہہ کر وہ سیدھی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔ کارڈ وہی ٹیبل پر پڑا تھا گرے کارڈ جو اندر سے سیاہ تھا۔

****

روم میں آنے کے بعد وہ سیدھا بیڈ پر اندھے منہ لیٹ گئی تھی۔ حجاب اسنے رستے میں ہی اتار دیا تھا اسکے گولڈن بال جوڑے سے نکل کر بیکھر رہے تھے۔ اسنے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائی۔ بے ساختہ اسے ان دونوں کی پہلی ملاقات یاد آئی تھی۔ جب وہ اسے زندگی دے کر گیا تھا۔

****

کینڈا کے نیا گرا فالس پر پانی کے اور لوگوں کے شور نے مل کر عجیب شور مچا رکھا تھا۔ سیاحت کے لیے آئے لوگوں نے ہلکے اور سانس لینے کے قابل ڈریسز ٹی شرٹس، شارٹس، سینڈ ریس ،اسکرٹس اور گھومنے پھرنے کے لیے آرام دہ جوتے یا سینڈل پہنے ہوئے تھے- بارش سے بچنے کے لیے اکثر لوگوں نے پنک کلر کے رین کوٹ یا پونچو پہنے رکھے تھے۔

وہ سب سے الگ تھلک ایک کونے میں ریلنگ پر بازو رکھے نیچے بہتے پانی کو دیکھ رہی تھی۔ اس طرف لوگوں کا رش کم تھا

اسنے خود بھی ریڈ جینز پر وائٹ کھلا سا پونچو پہن رکھا تھا۔ وہ فیس سے ڈسٹرب لگ رہی تھی۔ اسکے چہرے سے لگ رہا تھا وہ اس پانی میں ڈوب کر مر جانا چاہتی ہے۔

ایک عربی کہاوت ہے اگر تم خودکشی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں چاہیے سمندر میں چھلانگ لگا دو " اور پھر تم دیکھو گے کہ تم خود کو بچانے کی کوشش کر رہے ہو اور تب تم جانو گے کہ تم خود کو نہیں "بلکہ اپنے اندر موجود کسی خواہش کو مارنا چاہتے ہو

کوئی بہت آہستہ سے اسکے پاس آکر بولا تھا۔وہ جو اپنی سوچ میں گم کھڑی تھی چونک کر پلٹی اور دو قدم پیچھے ہوئی۔وہ اس سے کچھ فاصلہ پر فل بلیک شرٹ پنٹ میں جیبوں میں ہاتھ ڈالے سامنے دیکھ رہا تھا۔

اسے لگا وہ اسکے اندر تک جھانک رہا ہے ہاں وہ کسی خواہش کو ہی تو مارنا چاہتی تھی۔

میں خودکشی نہیں تھی کررہی "خود کو کمپوز کرتے وہ سامنے دیکھنے لگی۔وہ سر سمجھنے والے انداز" میں ہلاتے اسکی طرف پلٹا۔

بلکل ایسا ہی ہے تم مجھے سمجھ دار لگتی ہو خودکشی بے وقوفی والا کام ہے لیکن "وہ کچھ دیر چپ ہوا"
"تم جدھر کھڑی تھی کوئی بھی دیکھ کر یقین سے کہہ سکتا تھا تم سوسائیڈ اٹمپٹ کررہی تھی اور "ابھی میری جگہ یہاں انتظامیہ ہوتی

ہوا سے اسکے بال اسکے چہرے کے گرد اڑ رہے تھے۔بلونڈ کلر کے بال۔جنھیں وہ سمیٹنے کی زحمت بھی نہیں تھی کررہی۔

تھینکس "وہ واقع بری طرح ڈسٹرب تھی۔"

خواہشوں کو مارنا نہیں چاہیے بلکہ آپکو انکے ساتھ دنیا میں وہ تبدیلی لانی چاہیے جو آپکی خواہش ہے۔" وہ کہہ کر پلٹنے لگا تھا جب

"تمہارا شکریہ عقبہ یوسف زئی"

وہ تیزی سے پلٹا تھا لیکن وہ اب دور جا رہی تھی۔ دھوپ میں اسکے بال شائنی ریڈ شیڈ دے رہے تھے۔

****

اسکی آنکھ دروازے پر ہونے والی دستک سے کھلی۔ وہ ڈریس چینج کیے بغیر ہی سو گئی تھی۔ بالوں کو جوڑے میں لپیٹتے وہ اٹھی ٹائم دیکھا دو ہو گئے تھے۔

یس" وہی سے اجازت دے کر وہ پھر سے لیٹ گئی۔ ملازمہ اندر آئی۔ بلیو کلر کی سرونٹ" یونیفارم پہنے درمیان سے مارک کر کے پیچھے جوڑا کیے وہ لی اون تھی۔ جو کہ چائنیز تھی۔

میم کل کے فنکشن کے لیے آپکا ڈریس کس ڈزائنر سے آڈر کروانا ہے" وہ ہاتھ نیچے سامنے کی" طرف باندھے نگاہ نیچی رکھے پوچھ رہی تھی۔

یہ پوچھنے تمہیں یقیناً ماما نے بھیجا ہو گا" اسکا جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ لیکن اسے جانا تھا۔ اسے " اس شخص کے لیے جانا تھا۔

اوفف لی اون میسج مشین ریپلائے بھی دیا کرو صرف میسج نہیں " لی اون اب بھی خاموش رہی " لیکن اس بات پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

میں نے سمائلی ایموجی کے لیے نہیں کہا خیر تم بتاؤ کس سے آرڈ کرواؤں ڈرس لی اون" وہ " سب ملازموں میں لی اون سے فرینک تھی۔ وہ پرانی ملازمہ تھی۔ اور وہ اسکے ساتھ پہلے جیسی رہ سکتی تھی۔ جیسی وہ سالوں پہلے ہوتی تھی۔ اب تو وہ بس نرم مزاج کھڑوس لگتی تھی۔

" عاصم جوفا"

"نو۔۔۔ بہت ہیوی ہوتے ہیں انگیجمنٹ ہے شادی نہیں"

"ماریہ بی "

تم جاؤلی اون تمہیں بھی پاکستان کی آدھی عوام کی طرح بس ماریہ بی اور عاصم جوفا کا پتا ہے" "
وہ اب بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

نہیں لائم لائٹ کا بھی پتا ہے۔"اب کے لی اون نے فخر سے تیسرا برینڈ بتایا تھا۔ "

جاؤ میرے لیے لنچ لے کر آؤ میں نماز پڑھ لوں"اسنے واش روم کی طرف جاتے اسکے " تیسرے برینڈ کو کسی خاتے میں نہیں رکھا تھا۔

****

اٹلی کے ایک کیفے کے اندر وہ ایک کونے والی ٹیبل کے گرد کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ٹانگ پر ٹانگ پہنے جسکے آگے کے تین بٹن کھلے تھے جس plade shirt رکھے نیر و جینز پر کیمل براؤن نظر آرہا تھا۔بال انچ میسی بن میں لپیٹ رکھے تھے۔ماتھے پر بینگز slip سے نیچے پہنا وائٹ کی صورت کٹے بال گرے تھے۔موبائل سے نظر ہٹا کر اسنے سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھا جسکے نقوش نو عمر اٹیلین والے تھے۔

اور کچھ جو تم اسکے بارے میں جان سکے ہو؟"موبائل سامنے رکھتے اسنے اسکی آنکھوں میں " دیکھتے پوچھا۔شہد رنگ آنکھوں نے بیلک آنکھوں کو فوکس میں رکھا تھا۔

وہ جو اسکے منہ سے تعریف سننے کا منتظر تھا۔منہ بنا کر رہ گیا۔

فلحال یہی ہے میں اور بھی اس پر کام کر رہا ہوں جیسے ہی مزید انفارمیشن ملی آپکو دے دوں گا۔""

وہ اب تھوڑا ٹو دی پوائنٹ آگیا تھا۔

شہد رنگ آنکھوں میں اب گہری سوچ تھی۔بلاشبہ شہد آنکھوں والا چہرہ حسین تھا بلکہ حسین ترین تھا۔اسکے سامنے بیٹھے اسنے اعتراف کیا تھا۔ایسے چہرے روز نہیں بنتے ہوگے اور بن جائے تو ہم جیسوں کو دیکھنے کو نہیں ملتے۔

"لسن نیکسٹ تم نے یہ پتا کرنا ہے کہ۔۔۔۔ "

وہ اب بول رہی تھی ایک اگلی انوسٹیگیشن کا پلین۔اور وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔وہ بوس تھی دی ایلفا۔اور جب ایلفا بولتا ہے تو سب پر سننا فرض ہوتا ہے۔

****

سوات کے جنگلوں میں بنا یہ سیاہ رنگ کا منشن تھا۔ گہری رات جیسا سیاہ۔ جسکے فرنٹ پر ریڈ کلر "Black" سے انگلش میں لکھا تھا

سرخ رنگ سے لکھا وہ لفظ ایسے لگتا تھا جیسے تارکول کی سیاہ سڑک پر گرا سرخ خون۔

اسکے اندر جاؤ تو ہر چیز سیاہ تھی۔ وال پر لگے سیاہ گلاس، دیواروں پر لگی سیاہ پینٹنگز، چھت سے لٹکتے سیاہ فانوس، فرش پر پڑا سیاہ کارپٹ اور چھت کو جاتی سیاہ سیڑھیاں جسکے ساتھ پہلے روم کے سیاہ دروازے کے پیچھے بنے سیاہ تھیم روم میں وہ تیار ہو رہا تھا۔ بلیک ڈریس پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے، کلین شیف اور ہاتھ پر پہنی بلیک Patek Philippe واچ۔

www.novelsclubb.com

بیلک بیڈ کی بلیک بیڈ شیٹ پر اسکا بلیک کوٹ پڑا تھا۔ وہ اٹھائے باہر آیا پھر دائیں طرف کو مڑتے کونے میں بنے روم کے سامنے رکا۔ جسکے دروازے پر کوڈ لاک لگا تھا۔ کوڈ پن کرنے کر بعد دروازہ خود بخود کھل گیا وہ اندر آیا تو روم میں اندھیرا تھا۔ اس کے اندر قدم رکھتے ہی کمرا روشن ہوا تھا۔ موشن سینسر سسٹم۔

اس روم میں بس ایک تصویر ہی تھی۔ فل وال سائز پکچر۔

گرین آنکھوں والی ایک لڑکی کی تصویر۔ وہ ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔ بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بہت منی ڈریس پہنے ہوئے تھی۔ اسکی گود میں ایک سال کا بچا تھا جو تالی مار کر ہنس رہا تھا۔ پٹھانی بچہ۔

وہ کچھ دیر اس تصویر کے سامنے کھڑا رہا۔

"آج میری لائف کا سپیشل ڈے ہیں امید ہیں آپ مجھے بلکل یاد نہیں آئے گی کسی مومنٹ پر بھی۔"

اتنا کہہ کر وہ مڑ گیا۔ اسکے جاتے ہی لائٹ اور دروازہ خود بخود بند ہو گئے تھے۔ تصویر اب بھی مسکرا رہی تھی۔ بہت ہلکا سا۔

****

لائٹ گولڈن رنگ کی لونگ شرٹ جس پر گولڈن ہی کام تھا کیپری کے ساتھ اور گینز اکا گولڈن ہی دوپٹہ ایک سائیڈ پر پھیلا کر لے رکھا تھا۔ سر پر وائٹ حجاب لپیٹے اور پاؤں میں وائٹ فل ہیل جوتا پہنے وہ فنکشن میں لیٹ تھی۔

ایک نظر اسنے سامنے وینیو پر ڈالی۔ وائٹ سکائے اور لیف گرین کلر سے ڈیکوریشن کی گئی تھی۔ کے بچوں کی شادیوں پر پیسہ پانی کر طرح بہایا گیا تھا۔ ادھر بھی وہی PM کے-پی-کے کے سین تھا۔ شکر تھا ڈیکوریشن بلیک ہی نہیں۔ پر۔۔۔۔ وہ بھی اب کہا بلیک رہا تھا۔

وہ آتو گئی تھی۔ پر اب اسکا دل کر رہا تھا بھاگ جائے۔ ڈریس بھی لی اون نے سلیکٹ کیا تھا۔ اسکا دل اتناڈ سٹرب ہو رہا تھا کہ لی اون کی پسند کا ڈریس پہن آئی تھی۔ پتا نہیں اسکے تین برینڈز کی نالج میں سے یہ کس کا تھا۔

وہ بھاگ ہی جاتی کہ اسے انیہ اپنی طرف آتی دیکھائی دی۔ وہ اتنی خوشی سے اسکی طرف بڑھ رہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی بھاگ نہ سکی۔

آئی ایم سو سو ہیپی ٹو سی یو نور آفٹر سو لونگ """ وہ اسے سے اتنی گرم جوشی سے ملی تھی کہ ایک " دفعہ وہ بھی حیران ہوئی۔ جزبات کا اتنا وائڈلی اظہار ؟ اور انیہ ؟

"می ٹو۔۔"

گھر میں سب کیسے ہیں تم لاہور سے واپس کیوں آئی میں نے میسج بھی کیا تھا بیچارا لاہور رو رہا " " تھا۔

سب ٹھیک ہیں الحمداللہ بہت بہت مبارک ہو اکلوتی نند کی انگیجمنٹ کی۔ "اسنے دوسری بات " نظر انداز کی۔

تھینکس اچھا آؤ تمہیں وری سے ملواؤ" اسنے ارد گرد نگاہ دوڑائی وہ کہی نظر نہیں آئی اسے " " دراصل رنگ سرمئی ہونے لگی ہے بس وہ شاید اپنا لک ٹھیک کر رہی ہے۔ تم اس سے ضرور مل " کر جانا بہت خوش ہو گی وہ

شیور "انیہ کو کسی آنٹی نے آواز دی تھی تو وہ ادھر چلی گئی۔ یہ وہ انیہ نہیں تھی جسے وہ جانتی " تھی۔ وہ تو بہت کم گو سی تھی۔ پتا نہیں اسے کیوں یہ انیہ اچھی نہیں لگی۔

****

وہ کونے میں کھڑا فون پر بات کر رہا تھا۔جب مراد یوسف زئی کو اسنے اپنی جانب آتے دیکھا۔

وہ دشمنوں کی لڑکی وہ ادھر کیا کر رہی ہے عقبہ کس نے بلایا ہے اسے "وہ آکر دھاڑے تھے۔"

پٹھانی غصہ اسے دیکھتے ہی سالوں بعد پھر عود آیا تھا۔

ڈونٹ ٹل می کہ اسے تم نے انوائیٹ کیا ہے "اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں آیا۔بینٹ کی جیب"

میں ایک ہاتھ ڈالے وہ دو قدم انکی طرف بڑھا۔

میں آپکے کسی دشمن کی لڑکی کو نہیں جانتا ڈیڈ "وہ یہ کہہ کر رکا نہیں تھا اسلام آباد کی ہوا سے"

اسکے بال اور کوٹ سامنے سے اڑ رہے تھے۔وہ اس طرف بڑھ گیا جدھر انیہ اسے اشارے سے

اپنی طرف بلا رہی تھی۔

سب ڈیکور وال کی طرف کو رخ کر رہے تھے۔سکائے اور وائٹ پھولوں سے سجی وال جس پر

لکھا تھا۔ Wareesha اور Uqaba سے neon words

دور سب سے آخر میں وہ بھی کھڑی تھی۔ سینے پر بازو لپیٹے وہ مراد یوسفزئی کی سپیچ سن رہی تھی۔ پھر اسنے اسے دیکھا۔

۔لمبے بال جو کانوں لکر اوپر سے پیچھے کو گرتے تھے۔اب سر پر جیل سے سیٹ تھے۔چند بال ہوا سے اڑ کر ماتھے پر گرے ہوئے تھے۔بیرڈ کی جگہ کلین شیف ہو چکی تھی۔

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔وقت نے ان دونوں کو کتنا بدل دیا تھا۔

او شین بلیو کلر کا اے لائن گاؤن پہنے بالوں کا فلفی سا جوڑا بنائے وریشہ سٹنگ لک دے رہی تھی۔

سارے یوسفزئیز سٹیج پر جمع ہو چکے تھے۔وریشہ اب حلیمہ بیگم سے رنگ لے کر اسے پہنا رہی تھی۔خوشی اسکے چہرے پر بکھری ہوئی اسے گلابی کر رہی تھی۔

اب انیہ اسے رنگ دے رہی تھی۔اسکا دل جیسے رک سا گیا۔کیا اسے اپنا سفید یاد تھا۔پھر اس نے عقبہ کو رنگ پہناتے دیکھا۔وہ اپنا سفید بھول چکا تھا۔سب خوش تھے۔مکمل تھے۔ہر طرف سے پھول ان پر برس رہے تھے۔دور کسی نے بہت ہلکے بیک گرؤنڈ میوزک کی دھن

www.novelsclubb.com

جھیڑی تھی۔ فوٹو گرافر ہر طرف سے انکی خوشیوں کو کیمروں میں قید کر رہے تھے۔ وہ خاموشی سے پلٹ آئی۔ اسکا دل جیسے تنگ ہو رہا تھا۔

****

وائٹ لونگ کافتان جسکا باڈر بلیک تھا پہنے بالوں کو کس کے پونی ٹیل بازو سینے پر باندھے وہ سامنے ٹیبل پر پڑے ٹیب کی سکرین کو دیکھ رہی تھی۔ آج اسکے ساتھ وہ لڑکا ٹائپ لڑکی بھی تھی۔

چیئر پر بیٹھا وہ اٹیلین نوجوان اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ سلیولیس سلپ کے ساتھ جینز پہنے جو جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔ بازوں پر مختلف قسم کے ٹیٹوز بنا رکھے تھے۔ بوائز کٹ بال جن پر گرین کلر تھا کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں پر مختلف بینڈز باندھ رکھے تھے۔

اپنے سامنے کچھ رکھنے پر وہ چونکا۔ وہ پیاری سی سپینش نقوش والی اس لڑکی نے اسکے سامنے انولپ رکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسنے کھول کر دیکھا اسکا معاوضہ تھا۔ جتنا اسنے سوچا تھا اس سے کہی زیادہ۔ یعنی کام ختم۔ اسے افسوس ہوا کل ہی تو اسنے اتنی سرچ کر کے پتا کیا تھا کہ اسکے نقوش سپینش لڑکیوں سے ملتے ہیں۔

"تم جاؤ تمہارا کام ختم اور ہاں سمجھنا ہم مر چکے ہیں منہ کھولنے کی کوشش بھی کی تو اٹلی کے کتوں کو لاش ملے گی تمہاری "

انکی آخری دھمکی پر وہ سر ہلاتا اٹھ گیا۔ اسے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ کتوں کو لاش والا فقرہ کونسے لوگ بولتے ہیں۔

"اور ہاں یہ انفارمیشن جو تم نے آج تھی ہے اسکے لیے کوئی کبھی بھی پوچھنے آسکتا ہے ساری زندگی انتظار کرنا اور ہر رات لاک لگانا مت بھولنا"

وہ خاموشی سے ادھر سے اٹھ آیا۔

آئی کانٹ بلیو بیبز" اسکا اشارہ آج کی انفارمیشن کی طرف تھا جسے وہ دے کر گیا تھا۔ جسے دیکھنے " کے بعد دونوں اب تک بے یقین تھیں۔ "ہم ثابت کیسے کرے گے یہ؟

ایک بچی ایک انسان کی فین تھی۔ وہ اپنے ماما پاپا سے ضد کر کے اس شہر جاتی ہے جہاں وہ " انسان رہتا تھا۔ لیکن اسکے پیرنٹس کو نہیں پتا ہوتا کہ وہ کس وجہ سے ضد کر رہی ہے۔ خیر وہ مان جاتے ہیں اور اسے لے جاتے ہیں۔۔" وہ اب بیٹھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔ شہد رنگ آنکھیں گرے آنکھوں میں دیکھتی ہیں۔

ایک دن وہ بہت زیادہ رش میں اسے نظر آجاتا ہے۔ وہ بھاگ کر اسکے پاس جاتی ہے رش میں گم" ہو جاتی ہے ماں باپ اسکو ڈھونڈتے ہیں اور کچھ دیر بعد وہ مل جاتی ہے رش سے ہٹ کے ایک طرف کھڑی۔ اسکے پاپا اسے بھاگ کر اٹھا لیتے ہیں بچی دونوں ہاتھی کی مٹھی بنا کر انکی گردن کو ہولڈ کر لیتی ہے۔ اس مٹھی میں بال تھے" وہ خاموش ہوئی۔ اور سامنے بیٹھی لڑکی مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

انگیجمنٹ سے باہر آنے والا دوسرا شخص وہ تھا۔ گاڑی ریورس کرتے بلیک کے رستے پر ڈالتے ہی سپیڈ فل کی۔

بس ایک لمحہ لگتا ہے ماضی میں جانے میں اس ماضی میں جس سے نکلتے آپکو سالوں لگتے ہیں۔جب وہ انسان سامنے آتا ہے تو لمحوں میں آپکا موو آن دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔

وہ اپنا سیاہ بھول چکا تھا لیکن سفید اسے آج بھی یاد تھا۔

کچہری کے شور میں اسے اسکی آواز آج بھی صاف یاد تھی۔

"عقبہ یوسف زئی مجھے اپنی شکل دوبارہ کبھی مت دیکھانا تم۔۔۔۔" باقی کے الفاظ کچہری کے شور اور ماضی میں تحلیل ہو کر رہ گئے۔

اسے ان دونوں کی دوسری ملاقات یاد آئی۔

****

"ڈیڈ مجھ سے آپ پوچھ تو لیتے یار۔" وہ سخت جنجھلا ہو ٹیرس کا دروازہ کھولتا باہر آیا۔ہاتھ میں کافی کا کپ تھا۔

مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے پاکستان کی سیاست میں اور نہ سیاست دانوں میں "کچھ دیر آ گے" والے کا جواب سن کر اسکے چہرے پر اور بے زاری آئی۔

"ایک دفعہ بھی آپنے مجھ سے پوچھا تک نہیں اور پریس کانفرنس بھی کر دی۔۔"

" جی بلکل آپنے بتایا تھا اور میں نے انکار کر دیا تھا۔"

ڈیڈ مجھے پاکستان کی تھرڈ کلاس پولیٹکس میں کوئی دلچسپی نہیں۔" وہ آگے سے کچھ بول رہے تھے جب اسنے فون بند کر دیا۔

اسکے ٹیرس سے کینڈا اور یو-ایس-اے دونوں کا ویو نظر آتا تھا۔وہ سامنے دریا کو دیکھ رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے ٹیرس کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی پھر وہ اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا۔ عورتوں جیسا مرد۔ ایک کان میں بالی کندھوں تک بال سامنے ہیر بینڈ لگائے۔ سلیولیس ٹراؤز شرٹ پہنے۔

میرے مانوں تو ڈیڈ کی مان لوں بڑا فائدہ ہے پاکسانی پولٹیشن بن کہ۔۔ عیش۔۔۔ جو مرضی" کرو۔۔ کینڈا کے پی ایم کی طرح تمہیں سائیکل پر نہیں گھومنا پڑے گا جاگنگ بھی گاڑی پر کرو گے۔۔۔"

تجھے یاد ہے میں بتا رہا تھا اس سٹرینجر لڑکی نے میرا نام لیا تھا۔وہ فیس سے پاکستانی یا انڈین لگ " " رہی تھی۔وہ یقیناً پاکسانی تھی جس نے ڈیڈ کی پریس کانفرنس دیکھ لی ہو گی۔۔۔۔

پریس کانفرنس؟؟؟؟اوہ تیری خیر "وہ جلدی سے اسکے گلے لگا"مبارک ہو اس سال ایکشن " لڑنے والے ہو تبھی میں کہوں بلاج مجھے کیوں کال پر کال کر رہا ہے کل سے میں سمجھا میرے دوسری دفعہ فیل ہونے کی خبر تم نے اسے دے دی ہے۔"وہ اسکی بات کاٹ کر اپنی شروع کر چکا تھا۔

وہ کافی کا خالی مگ لیتے اندر آیا کہ اسسے پہلے وہ دھپ سے صوفے پر گرا۔

ویسے رات ہمساؤں کی طرف ایشیا فیشن شو ہے چلیں؟"

اسکا اشارہ امیریکی ریاست نیویارک کی طرف تھا جو کہ انسے بس ایک برج کے فاصلہ پر تھا۔

کینڈا میں سگرٹ الیگل جبکہ نیویارک میں لیگل تھا۔زکوان یوسفزئی اکثر سگرٹ پینے نیویارک جاتا تھا۔

"ویسے تم اگر سوچ رہے ہو کہ ایک پولیٹیشن فیشن شو میں جائے گا تو۔۔۔ "

پولیٹیشن بنتے ہی سب سے پہلے تمہیں جیل بھیجوں گا اور یقین کرو اسکے لیے مجھے کوئی جرم بھی" ثابت نہیں کرنا پڑے گا تم پر" وہ کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ اسکی بات پر زکوان کا قہقہہ گونجا۔

****

نیویارک سٹی میں اس ٹائم رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ کلرفل سپاٹ لائٹس ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ نیچے درجنوں کلر کے کارپٹ بیچھے تھے۔ ہر ہیروئن اور ماڈل اپنے ڈرس سے میچنگ کارپٹ پر چل رہی تھی۔ لوگ ارد گرد بیٹھے کیمروں میں انکی واک اور سٹائلز کو کیپچر کر رہے تھے۔

فرنٹ رو میں بلیک جینز پر بلیک ہوڈی پہنے وہ بے زار سا بیٹھا تھا۔ وہ ایسا بلکل نہیں تھا۔ وہ انٹروورٹ کھڑوس سا تھا۔ لیکن ہمشہ کی طرح زکوان اسے کھینچ لایا تھا۔ لیکن اب یہاں آکر وہ خود

بھی بے زار تھا۔ کہنے کو وہ ایشائی شو تھا لیکن ماڈلز کے ڈریس کہی سے بھی ایشائی نہیں تھے۔ وہ تو ہوٹنگ وغیرہ کے لیے آیا تھا۔ لیکن ادھر اتنے سوبر لوگ بیٹھے تھے پن ڈراپ سائلنس تھی۔

یار اتنی شریف آڈینس میں نے پہلی دفعہ دیکھی ہے یہاں ماڈلنگ ہی ہو رہی ہے نا بھائی" اسنے ساتھ بیٹھے عقبہ سے کہا۔ وہ اسکی بات پر ہنسا تھا۔

یہ فیشن کریزی لوگ ہیں اگر ایک کریزی چیز سامنے آتی تو وہ شور کرتے لیکن یہاں پر آتی ہی " جا رہی ہیں تو وہ مسمرائز ہو چکے ہیں کہ کونسا چوز کریں۔۔ اب اٹھو یہاں سے امید ہے آئندہ ایسے شوز میں نہیں آؤ گے اب" وہ اٹھنے لگا تھا کہ بیٹھ گیا اور جو وہ اٹھ رہا تھا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

فل وائٹ ہائی لو منی گاؤن پہنے جو کہ کافی پھولا تھا مارک نکال کر پونی ٹیل بنا رکھے تھی۔ ہائی ہیل پہنے وائٹ کارپٹ پر وائٹ گاؤن میں ماڈلنگ کرتی وہ اور کوئی نہیں بلکہ وہی نیا گرافالس والی لڑکی تھی۔

"کیا ہوا "

" یہ وہی سٹرینجر لڑکی ہے زکی "

"کون یہ ماڈل۔۔"

"ہاں"

"یہ تو پاکستان کی بہت بڑی ماڈل ہے نور شر جیل پنجاب کے سی ایم داؤد شر جیل کی بیٹی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

واٹ یہ سی ایم کی بیٹی ہے۔"اسے جیسے سی ایم کی عقل پر بھی حیرت ہوئی۔عوام کی ماڈلز سے" نفرت سبکو پتا ہوتی ہے پھر سی ایم کی بیٹی ماڈل۔

"اسکا باپ جیت کیسے گیا؟؟ "

اسی کی وجہ سے "لاسٹ پر اسنے قہقہ لگایا۔"

زکوان اسے بھی ماڈلنگ کر کے سیاستدان بننے کا مشورہ دیے رہا تھا جب وہ دونوں باہر آئے۔

****

وہ چینیچنگ روم میں آئی تو ماما کی کال آرہی تھی۔وہ جانتی تھی وہ کس لیے کال کر رہی ہے۔پک کرتے اسنے فون سپیکر پر ڈالا اور ساتھ ساتھ چینج کرنے لگی۔

نور تم اٹلی گئی تھی جبکہ تم نے کہا تم نیو یارک فیشن ویک کے لیے جا رہی ہو "اسنے اپنے شھد " رنگ آنکھوں کو میرر میں دیکھا شاید کچھ چلا گیا تھا اسکے اندر۔

ماما مجھے کچھ کام تھا ادھر " باہر سے میوزک کی آواز آ رہی تھی جسکی وجہ سے اسے اونچا بولنا پڑ رہا " تھا۔

کیا کام تھا بتا کر بھی جا سکتی تھی جھوٹ بولنا ضروری تھا تمہارے پاپا بھی آکر غصہ ہو رہے " تھے۔"

پہلے تو پاپا نے کبھی میرے کہی آنے جانے یا جھوٹ بولنے پر غصہ نہیں کیا" اسکی آواز میں طنز " تھا۔

انہے بس جھوٹ بولنے پر غصہ آیا ظاہر ہے بیٹی گھر سے کہی اور کہہ کر جائے کہی اور غصہ تو آتا "
"ہے خیر چھوڑو تم آرام کرو کب آرہی ہو تم پرسوں؟۔

نہیں ایک ہفتے بعد" اور کھٹ سے فون بند وہ چینج کر کے باہر آئی وہ اب بس ہوٹل جا کے سونا" چاہتی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

پچھلے تین دن سے سورج نظر نہیں آیا تھا۔آج دھوپ نکلتے ہی وہ کینڈا آ گئی۔دھوپ سے کینڈا سنہری سا چمک رہا تھا۔رین بو پل کراس کرتے ہی پارک سائیڈ ایک بینچ پر اسے وہ بیٹھا دیکھا لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیلک جینز شرٹ پر بلیک لیدر کوٹ پہنے۔ساتھ بینچ پر ڈسپوسبل کافی کپ رکھا تھا۔اسکے سیاہ بال ماتھے پر گرے ہوئے اور نظریں لیپ ٹاپ پر جمی تھیں۔دھوپ سے سفید رنگت سنہری تھی یا دھوپ اسکی رنگت سے سنہری تھی وہ فیصلہ نہ کر سکی۔

اسنے اکثر کولیگ ماڈلز سے اسکاز کر سنا تھا کیونکہ مراد یوسفزئی کی ہر دوسری بات میں اسکا ذکر ہوتا تھا۔اور پولیٹیشنز کا ذکر ماڈلز نہیں کرے گی تو کون کرے گا اور جب پولیٹیشن بھی ینگ ہو۔

کیا میں ادھر بیٹھ جاؤ" وائٹ پشم کی وی نیک شرٹ کے ساتھ بے بی پنک اور گرے لونگ پلیڈ" سکرٹ پہنے گلے میں لمبا سا گرین پینڈٹ دائیں ہاتھ میں واچ بالوں پر سامنے پنز لگائے وہ مسکرا کر اس سے پوچھ رہی تھی۔

آہ ہاں شیور" لیپ ٹاپ پر نظریں رکھے اجازت دی ایک دفعہ بھی اسکی طرف نہیں دیکھا۔"

تم مجھے کیسے جانتی ہو نور شر جیل" کچھ دیر بعد وہ بولا۔ بے تاثر لہجہ "

تم نے ضرور مجھے گوگل کیا ہے" اسکی آواز میں ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ "

"نہیں۔۔۔"

ایسے شوز نہ دیکھا کرو پولیٹیشن کے ماضی کو بہت اچھالا جاتا ہے۔" اسے پتا تھا وہ اس شو میں " تھا۔ اسے لگا اب وہ اسے دیکھے گا پر صرف مایوسی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم ابھی سٹیڈی کرتے ہو؟ "

" نو"

تم لیپ ٹاپ پر اتنے غور سے کیا پڑھ رہے ہو" اسکی دلچسپی دیکھ کر وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔ "

"پاکستان کے پولیٹیکل رولز اینڈ لاء"

یہ سب بس لکھنے کی حد تک ہے۔ پاکستان میں کوئی انہیں فالو نہیں کرتا وہاں کوئی بھی اپنی"
مرضی کی سیاست کر سکتا ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

پہلی دفعہ اسنے اسکی طرف دیکھا

mark my words میں کروں گا" اکا لہجہ ایسے تھا جیسے "

اوہ امپریسو تم ووٹ بنا رہے ہو" وہ کھل کے ہنسی "

نو" نگاہ پھر سے لیپ ٹاپ پر جھکا رکھی تھیں۔ دریا کی لہریں اوپر تھال کی صورت اٹھتی اور "

فوراً پانی سے بھرا تھال پھر نیچے آ گرتا۔

www.novelsclubb.com

"ہوپ ول میں تو چاہو گی میرے ملک کو اچھا پولیٹیشن ملے پر اقتدار میں آنے سے پہلے سب تمہارے طرح دعوئے کرتے ہیں اللہ کرے اب تم بات پر قائم رہو۔" وہ اپنے اڑتے بال سمیٹ رہی تھی جو سمیٹنے میں نہیں آرہے تھے۔

"تو کب جا رہے ہو تم روشن پاکستان کا خواب لے کر؟" وہ ہنوز مسکرا رہی تھی۔

"پرسوں" پھر وہ اٹھ کر چلا گیا اسکی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔ایک جگہ رک کر ڈسٹ بین میں خالی ڈسپوزیبل کپ پھینکا پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

اسلام آباد کی اپر کلاس کالونی میں بنا یہ گلاس والز سے ڈھکا داؤر شر جیل ولا تھا۔سفید اور براؤن کلر کا پینٹ۔گھر میں جلی لائٹس شیشوں سے براؤن نظر آتی پینٹ کے ساتھ میچ ہورہی تھی۔وسیع لان سے گزرتے دس منٹ عمارت تک جاتے لگتے۔لان میں گاڑیوں کی لمبی لائن کھڑی تھی۔

وہ سانس بھر کر رہ گئی۔یعنی پاپا آچکے تھے۔

وہ اندر آئی تو لاؤنج میں سامنے ہی داؤد شر جیل ٹانگ پر ٹانگ رکھے سفید شلوار سوٹ میں ملبوس آکی heel ایک بازو صوفے کی بیک پر رکھے سامنے بیٹھی اپنی بیوی سے مخاطب تھے۔اسکی آواز پر انہوں نے دروازے کی طرف دیکھا۔

اسلام علیکم۔۔"وہ انہیں سلام کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔"

"وعلیکم اسلام کیسا رہا فنکشن"

"اچھا تھا ایکیسز می میں زرا آرام کر لو سر درد ہے"

میڈ سن بھیجو؟"رامین کے پوچھنے پر وہ انکار کرتی سی۔ڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ "

یہ وہ سب بھول کیوں نہیں جاتی معاف کیوں نہیں کر دیتی ہمیں اگر زرا سا بھی باہر پتا چل گیا "

"نہ کہ داؤد شر جیل کی بیٹی ہی اسکے خلاف ہے پتا بھی ہے کیا سکینڈل بنے گا

www.novelsclubb.com

تم دونوں باپ بیٹی کا معاملہ ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتی سمجھایا تھا میں نے نہیں مانی اور پلیز داؤد "
"اسنے بہت مشکل سے ان سب سے موو آن کیا ہے میں اسے دوبارہ مینٹلی ٹارچر نہیں کر سکتی۔

ہمہ جتنا ہو سکے اس بات کو ملازموں سے چھپاؤ۔ میں نے اسے مراد یوسفزئی کے گھر بھی جانے "
"دیا کہی پھٹ نہ پڑے اسکے اندر کا لاوا لیکن یہ لڑکی سمجھتی ہی نہیں

اوکے میں ایک ڈنر پر انوائٹڈ ہوں ڈیئر ہسبنڈ سی یو لیٹر" بلیک کلر کی شفیون کی ساڑھی پہنے "
بالوں کا جوڑا اور کانوں میں ڈائمنڈز پہنے وہ تیار بیٹھی تھیں۔

پیچھے بیٹھے داؤد شرجیل کی چیتے جیسی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔ سگار سلگائے وہ اپنی میں آ کر گاڑی بیٹھے تو ڈرائیور نے جلدی سے گاڑی آگے بڑھائی انکے پیچھے تین چار اور گاڑیوں بھی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

نائٹ ڈریس شرٹ اور ٹراؤزر پہنے بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے وہ ٹیرس میں کھڑی سامنے نظر آتے ستاروں کو دیکھ رہی تھی۔

زری آئی نیڈ یو"ایک آنسو اسکی آنکھ سے گرا"تم اور عقبہ دونوں مجھے چھوڑ گئے ہو اتنی دور اتنی" "دور بھی کوئی جاتا ہے بھلا جتنا تم چلئے گئے ہو

آنسو اسکی آنکھوں سے بہتے جا رہے تھے۔ستارے دھندلے نظر آنے لگے تھے۔

تم جانتی ہو تمہارے جانے کے بعد عقبہ بھی چلا گیا بلکہ اسے میں نے نکال دیا لیکن زری کسی" کے کہنے سے کوئی چلا تھوڑی جاتا ہے اسے آنا چاہیے تھا نا؟؟ خدارا کچھ تو بولا کوئی تو بولو مجھے تسلی دو ورنہ میں مر جاؤ گی"وہ اب بچوں کی طرح ریکنگ کے ساتھ بیٹھی رو رہی تھی۔

"مجھے سب کیوں چھوڑ جاتے ہیں کیوں "

مجھے ہر تکلیف ملنے پر وہ یاد آتا ہے دیکھو وہ اب بھی یاد آنے لگا ہے زری جب وہ یاد آتا ہے پھر " مجھے کچھ یاد نہیں رہتا خدارا وہ یاد نہ آئے میرا سانس رک جائے گا "

وہ خود سے باتیں کرتی خود کو تسلی دیتی وہی ٹھنڈے فرش پر بیٹھی تھی۔چاند بادلوں میں چھپ گیا تھا شاید وہ یہ منظر دیکھ نہیں سکا تھا۔

دور سوات کے جنگلوں میں چاند کو چھپتے دیکھتی دو آنکھیں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

****

فلیٹ میں آتے ہی اسنے لیپ ٹاپ کچن ٹیبل پر رکھا اور کرسی کھنچتے بیٹھا سامنے سکرین پر نظر آتے پاکستان پولیٹکس لاء کے پیج کو ریمو کیا۔

ہنہہ "اسے سیاست میں کبھی بھی دلچسپی نہیں تھی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔"

اسکے آنے سے پہلے جو کام وہ کر رہا تھا وہ پیج سکرین پر کھلا ہوا تھا۔ کچھ دیر وہ کام کرتا رہا۔ وہاں موجود ہر چیز خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ حسن عقبہ یوسفزئی پر ختم ہوتا تھا۔

اگر تم اسکے پیچھے کھڑے ہو سکرین پر دیکھو تو ادھر تمہیں ایک مردوں جیسی عورت کی تصویر نظر آئے گی۔ کانوں میں بالیاں پہنے بوائے کٹ سبز بالوں والی لڑکی۔ اسکے بازوں پر مختلف قسم کے ٹیٹوز تھے۔

(اگلی قسط انشاءاللہ اگلے ماہ)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: